کا موقع ملتا ہے۔

غریب القرآن وتفسیرہ

تصنیف ابوعبدالرحمٰن الیزیدی (متوفی ۲۳۷ھ)، تحقیق محمد سلیم الحاج، صفحات ۲۰۴ طبع اول ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔ ناشر: عالم الکتب بیروت۔

غریب القرآن کے موضوع پر یزیدی کی اس کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ اس کا تعلق تیسری صدی ہجری کے اوائل سے ہے، اور ابن قتیبہ متوفی ۲۶۶ھ کی کتاب سے پہلے لکھی گئی ہے۔ مصنف نحو ولغت کے کوفی مکتب فکر کے مشہور امام ابوزکریا الفراء (متوفی ۲۰۷ھ) کے خاص شاگرد تھے۔ اس کتاب سے غریب القرآن کے موضوع پر تصنیف وتالیف کے ارتقاء کے مطالعہ میں مدد ملے گی الفاظ کی تشریح سورتوں کی ترتیب سے اختصار کے ساتھ کی گئی ہے۔ اشعار سے استشہاد شاذونادر کیا گیا ہے۔ کتاب کی تحقیق ترکی کے کتب خانہ کوبریلی میں محفوظ واحد مخطوطہ کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

نظریۃ النحو القرآنی

تصنیف ڈاکٹر احمد مکی انصاری، صفحات ۳۰۰ طبع اول ۱۴۰۵ھ ناشر: دارالقبلۃ مکہ مکرمہ۔

مصنف کے نزدیک نحوی قواعد کی ایک معتدبہ تعداد قرآن مجید کے استعمالات سے متصادم ہے۔ چنانچہ علمائے نحو نے یا تو ان آیات کی تاویل کی ہے یا صاف یا دبے لفظوں میں اسے مرجوح قرار دیا ہے۔ مصنف نے یہ بات قراءات سبع کو سامنے رکھ کر کہی ہے نیز "نحو" سے مراد نحو وصرف دونوں ہیں۔ مثال کے طور پر مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان نثر میں فصل کرنا علمائے نحو کے نزدیک جائز نہیں جبکہ ابن عامر کی قراءت میں سورہ انعام کی آیت ۱۳۷ (وَكَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلُ ـــــ اولادَهم ـــــ شركائِهم) میں یہی اسلوب موجود ہے۔ مگر سیبویہ، ابن خالویہ، الفراء، ابن جریر طبری، زمخشری، ابوعلی فارسی، ابوجعفر نحاس اور دوسرے بہت سے علمائے نحو اس اسلوب کو معیوب قرار دیتے ہیں۔ اس کتاب میں ڈاکٹر احمد مکی انصاری نے نمونہ کے طور پر چالیس ایسے نحوی وصرفی قواعد نقل کئے ہیں یا نحو وتفسیر کی کتابوں کی روشنی میں خود وضع کئے ہیں جن میں ان کے نزدیک قرآن مجید